© rasailojaraid.com

اس موضوع پر ملک گیر تحریک کا عنوان بدیہی طور پر یہ تھا۔ اور لازماً یہ ہے کہ پوری ملت پاکستانیہ اس مقدس تعلق کو سمجھے کہ جو یوم نزول قرآن (۲۷ رمضان) اور قیام پاکستان میں بفضل ایزدی ہے یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ پاکستان اس شب عالم وجود میں آیا۔ اور منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا۔ کہ وہ شب نزول قرآن کی ہے۔ ۲۷ رمضان المبارک۔

اس مقدس تعلق اور اس آفاقی فیصلے کا احترام ہر فرد ملّت کا حق بھی ہے اور اس کا فرض بھی۔ اس احترام کا بدیہی اور صریحی تقاضا یہ ہے کہ ہم قلب و نظر کی پوری توانائیوں کے ساتھ اور یقین و ایمان کی پوری طاقتوں کے ساتھ ۱۴ اگست کو رد کردیں اور ۲۷ رمضان کو یوم آزادی پاکستان منائیں۔

مجھے یقیناً اطمینان ہے اور مسرّت کہ آج صورت حال یہ ہے کہ ۱۴ اگست کو ہر فرد ملت نے رد کردیا ہے۔ اور وطن پاک کا ہر صاحب ایمان و اسلام ۲۷ رمضان المبارک کو یوم آزادی قرار دینے کے حق میں اپنی رائے دے چکا ہے۔ مسرت بالائے مسرت یہ اور احترام بالائے احترام یہ کہ مجلس شورایٰ ملّی میں فکر و نظر کی اس عظمت اور قلب و نظر کی اس رفعت کو سلام کرتا ہوں اور آپ کی خدمت میں ارمغان تبریک پیش کرتا ہوں اور ہدیہ تشکر و امتنان۔

انشاءاللہ تعالیٰ اب ہم برکات آفاقی سے فیض یاب ہوں گے۔ اور نفاذ شریعت اسلامی کی راہیں اب کشادہ ہوں گی۔ اور وہ معاشرہ حقیقی قائم ہوگا جس کا تصوّر قرآن حکیم نے دیا ہے اور سنّت نبوی نے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں

بہ احترامات فراواں

آپ کا مخلص حکیم محمد سعید۔ ہمدرد کراچی

سائنسی علوم اسلامی پس منظر میں بین الاقوامی سیمینار کا پالیسی بیان

غالباً آپ کے علم میں ہو گا کہ گذشتہ سال نومبر میں اسلام آباد میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہجرۃ کمیٹی اور وزارت سائنس کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ جس کا موضوع تھا " سائنس کا اسلامی تمدن میں ماضی، حال اور مستقبل" مجھے اس کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں اس کا سکریٹری جنرل ہونے کا شرف حاصل رہا۔

اس کانفرنس میں کم و بیش ۳۰ مختلف ممالک کے ۲۵۰ سے زائد مندوبین شریک ہوئے تھے۔ نیز مقالات پڑھنا۔ باہمی مذاکرہ اور تبصرے پانچ روز تک جاری رہے۔ اس کے نتیجہ میں کئی سفارشات اور ایک مفصل بیان بعنوان " سائنس علم اسلامی پس منظر میں" طے پایا۔ چونکہ یہ بیان تمام مسلم اُمّہ کے مسائل کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ لہٰذا اس کے اردو ترجمہ کی ایک نقل آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں استدعا ہے کہ آپ اس کا مطالعہ فرما کر اس کے بارے میں اپنی صائب رائے سے مستفیض فرمائیں گے تاکہ اس کی خامیوں اور کمزوریوں پر نظر ثانی کی جاسکے اور اس کو امت کے مستقبل کے لئے مفید تر بنایا جائے۔ مظہر محمود قریشی۔ اسلام آباد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلامی تمدن میں سائنس کے موضوع پر پاکستان میں ۱۳ تا ۱۸ صفر ۱۴۰۴ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۴ نومبر ۱۹۸۳ء کو جو بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی اس میں حصہ لینے والے مسلم سائنسدان یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ زمین پر انسانی زندگی کا مقصد اپنے خالق کے احکام کی بجا آوری ہے۔ نیز انسان کا یہ فریضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں جو طریقہ کار (سنّت) کارفرما ہے اس کے بارے میں مستقل تحقیق و تلاش جاری رکھے۔

مزید برآں یہ اعتراف کرتے ہوئے کہ ہمارے سیارے (زمین) پر انسان کا مستقبل خطرے میں ہے کیونکہ سائنس علم کے استعمال اور تحقیق کے واضح طور پر غلط طریقہ کار کی وجہ سے ہمارے دور میں اس کا براہِ راست تعلق حکومتوں، نسلوں اور لسانی گروہوں کی برتری قائم کرنے کے لئے مادی وسائل اور فوجی قوت کے حصول سے وابستہ ہو گیا ہے۔

ہم اس بات کی اشد ضرورت سمجھتے ہیں کہ نسلِ انسانی کی فلاح کے لئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سائنس کے علم کی تحقیق کی سمت اور استعمال کے حقیقی مقصد کو ریکارڈ پر لایا جائے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل امور قابلِ لحاظ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کائنات کا پیدا کرنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا ہے۔ اور اس کے آسمانوں اور زمینوں کی ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔

قرآن کریم انسانوں کو مطالعہ، مشاہدہ اور تحقیق کی اور اللہ کی آیات اور اس کے طریقہ کار (سنت) کو جو اس کی تخلیق میں کارفرما ہیں سمجھنے کی دعوت دیتا ہے۔

علم لامحدود ہے اور اشیاء کی مکمل تفصیل اور منتہا فطرت صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔

علم اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ انسان پورے خشوع و خضوع کے ساتھ وحی کردہ صداقت کی روشنی میں اس کی تخلیق کے مفہوم اور مقصد کا ادراک کرے۔

آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے حصول کو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہونا بتایا ہے اور قرآن کریم میں خود رسول اکرمؐ کو یہ دعا کرنے کا حکم ہے کہ اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔

توحید یعنی وجود باری کی یکتائی کا مطلب زندگی کی وحدت بھی ہے اور اس نظریے کے تحت یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زندگی کا پورا نظام ایک ہی قانون کے مطابق چل رہا ہے اور اس کا فہم مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے علم کو انسان کے وسیع مفادات کا منبع بنایا ہے۔ اور انسان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمام علم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انسانی زندگی کی بہتری کی خاطر مفید مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔

اسلامی تعلیمات کے ذریعے پروان چڑھا ہوا نظریۂ کائنات ابتدائی صدیوں میں علم کی تلاش کے سلسلے میں منبع فکر کا سب سے بڑا محرک ثابت ہوا تھا۔

اس لئے زندگی کی بہتری کی خاطر سائنس کا علم حاصل کرنے کے لئے حکمت عملی کے طور پر یہ ثابت ہے کہ مندرجہ ذیل باتیں تسلیم کرنے، اختیار کرنے اور محسوس کرنے کی ضرورت ہے:۔

۱۔ کہ انسان کو تمام علوم، بشمول سائنسی علوم کی جستجو اور استعمال کا مقصد تخلیق کا مطالعہ کرکے اس سے واقف ہو کر اس کو ملحوظ کرکے اور اس میں حسن پیدا کرکے قادرِ مطلق کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ ۲۔ انجام کار ایک وحدت ہے جو ان تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ جو انسان اپنے اور اپنے چاروں طرف کائنات کے بارے میں مسلسل سیکھتے رہتے ہیں۔ ۳۔ علم کے تمام شعبے اللہ الواحد کے طریق کار (سنت) کی تحقیق کے نتیجے میں حاصل ہونے کی وجہ سے سائنس جو کہ ایک مربوط علم ہے ایک متحد کرنے والا پس منظر رکھتا ہے۔ جو کہ ایک ہی فرد میں سائنس کی جستجو اور نیکی کی جستجو کو جمع کرنے والا ہے۔ ۴۔ یہ اللہ ہی ہے جو انسان کو علم سے نوازتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ فطرت کا مشاہدہ کرے۔ اس میں غور و فکر کرے۔ اور اس کے بارے میں استدلال کرے اس لئے وحی سے معلوم شدہ صداقت اور انسانوں کے حاصل کردہ علم میں مطابقت مسلم ہے۔

۵۔ مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک سنجیدہ مقصد کو اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے علم حاصل کریں اور وہ مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی توحید مطلق پر ایمان اور انسانیت کی مجموعی بہبود کا فروغ۔

۶۔ علم کا حصول جس میں سائنس کا علم بھی شامل ہے ہر مسلم کا ایک دینی فریضہ ہے۔ اور اس کو گہوارے سے لحد تک مسلسل علم حاصل کرتے رہنا چاہیئے۔ اور جہاں سے بھی حاصل ہو سکے وہاں اس کی جستجو کرنی چاہیئے۔

۷۔ تمام قدرتی وسائل اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔ اور انسان انفرادی اور اجتماعی طور پر ان وسائل کا امین ہے۔ اور یہ کہ انسان کی جدوجہد اور اس کی جزا کا تعین اس امانت کے ڈھانچے کے سیاق و سباق کے اندر کیا جاتا ہے۔

۸۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق علم کی تدوین نو اور ترقی مسلم امت کے لئے ایک ناگزیر مشغلہ ہے اور یہ کہ مومنوں کو تدوین نو کا کام اس انداز سے کرنا چاہیئے جس سے فطرت کی فہم اور اس کے استعمال کا مقصد انسانیت کی بہتری اور بہبودی ہو۔ ۹۔ مسلمانوں کو سائنسی تحقیق کا کام تخلیق میں اللہ تعالیٰ کے طریق کار (سنت اللہ) کا سراغ لگانے کے لئے یعنی عبادت کے لئے ایک عمل کے طور پر اپنی اور لوگوں کی اسلامی وحدت کے اظہار کے لئے کرنا چاہیئے۔ ■

© rasailojaraid.com